

ذہن جنوبی افریقہ کے بریلویوں کے

چالیس نصابوں کی حقیقت

المسیحی

بریلویوں کا چالیسواں

بریلوی مکتب فکر کے اندھیرے میں

شائع کردہ

(مولانا) حافظ محمد اسلم

مدرسہ اسلامیہ اسلامیہ، کراچی

مولا محمد اسحاق صاحب

حصہ ۱۱۱
۱۹۲۲ء

ڈربن جنوبی افریقہ کے بریلویوں کے

چالیس مغالطوں کی حقیقت

المستحق

بریلویوں کا چالیسواں

شائع کردہ

(مولانا) حافظ محمد اسلم

مدرس اسلامک اکیڈمی، پنجپٹر، انگلینڈ

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۱۸	رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں	۵	تعارف و اعتراف
۱۹	مشی میں جلنے سے مراد	۶	مخالطہ اسکاں کذب
۲۰	اقتد کو ماننے کا مطلب	۶	مولانا رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ
۲۰	پنچبیر خدائی طاقت نہیں رکھتے	۷	شیطان اور ملک الموت کا علم
۲۱	جناب پیر مہر علی صاحب کار شاہ	۸	مولانا خلیل احمد صاحب کا عقیدہ
۲۱	پنچبیر کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا	۸	کیا اپنی عاقبت کا بھی علم نہیں؟
۲۲	ناکارہ کا لفظ غیب دار نہ تھا	۹	حضرت مولانا تھانوی کی عبارت
۲۲	ذلیل کا لفظ کمزور کے معنی میں تھا	۱۰	علم غیب عطائی نہیں ہوتا
۲۳	مخلوق خالق کے سامنے ذرہ ناچیز	۱۰	مولانا احمد رضا خاں کا عقیدہ
۲۳	طاغوت کے معنی	۱۱	نار میں حسد کا خیال
۲۵	پنچبیر حقیقی جھوٹ سے پاک	۱۱	مولانا احمد رضا خاں کی خیانت
۲۵	کیا اتنی عمل میں بڑھ سکتا ہے	۱۲	رحمۃ اللعالمین صفت ہے خاصہ نہیں
۲۷	صحابہ کے بارے میں دیوبند پر اقرار	۱۳	مولانا محمد قاسم اور ختم نبوت
۲۷	شیعوں کے مذہبی اعمال میں ہمنوائی	۱۳	مولانا احمد رضا خاں کی خیانت
۲۷	نیک اعمال میں اپنی تنہا عبادت	۱۵	خواب میں مولانا اشرف علی کا نام
۲۹	کھانا سامنے رکھ کر ایصال ثواب	۱۷	کیا احمد رضا خاں محمد کے پیغمبر تھے؟
۲۹	مولانا احمد رضا اسے بیکار کہتے ہیں	۱۷	حضرت کی تشنگیم بھائی کی سی نہیں

ہلنے کے پتے	
لاہور	مکتبہ عربیہ نوریہ ۱۳ اردو بازار
لاہور	حافظ نور محمد ۱۹ سلطان پورہ روڈ
لاہور	تعمیری کتب خانہ اردو بازار
کراچی	کتب خانہ مظہری جی ۱۲ ناظم آباد
ساہیوال	مکتبہ رشیدیہ جامعہ رشیدیہ
لاہور	امجد اکیڈمی اردو بازار

سعودی عرب	
سعودی عرب	مکتبہ امدادیہ باب العمرہ مکہ مکرمہ
ہندوستان	
دہلی	ادارہ اشاعت دینیات نظام الدین
لاہور	عارف کمپنی دیوبند ضلع سہارنپور
انگلستان	
اسلامک اکیڈمی ۱۹	چارٹن ٹیریس آف اپر بروک سٹریٹ مانچسٹر
۱۵	وڈ سٹاک روڈ بالسل ہیٹھ برمنگھم یو کے

پاکستان	
مدینہ عربیہ	جامعہ رحمانیہ رجسٹرڈ
لاہور	جامعہ مسجد حبیب شاہ درہ ناڈی

تعارف و اعتراف

الحمد لله وسلام علی جہادہ الذین اصطفوا و اللہ خیر امیرین کون ... اما بعد

سرلوی احمد رضا خاں صاحب کے پوتے ریکان رضا خاں نے ساؤتھ افریقہ آکر عجیب ٹھکانا پیدا کر دی ہے جہاں گئے اختلافی مسائل پھیل گئے، سخت فرقہ وارانہ کشیدگی تھی کہ پاکستان کے ایک نعت خواں محمد شفیع اوکاڑوی بھی آدھمکے۔ آپ پوری خوش الحانی سے فرقہ وارانہ آگ کو بجھانے رہے، تبلیغی جماعتوں کے سجدوں میں داخلے بند کرانے، انگریزی اخبارات میں ان جھگڑوں کی خبریں چھپیں اور مسلمانوں کو غیر مسلموں کے سامنے ان باتوں سے بہت شرمسار ہونا پڑا۔ بریلویوں نے تفرقہ بازی پھر بھی نہ چھوڑی پھر یہاں علماء حق کی آمد بھی ہوئی جو مسلمانوں کو قرآن کریم سناتے رہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی میں انھوں نے لوگوں کو قرآن کی دعوت دی۔ صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ زندگیوں کی طرف بولیا اور لوگوں کو ان خدمات اسلامی کی طرف توجہ دلائی جو اولیاء کرامؓ نے دین حق کے پھیلاؤ میں سرانجام دی تھیں۔

اسی اثنا میں ڈربن کے جناب ایس جی خاں آف سپر مارکیٹ و ایک ایونیو ڈربن ہلے پائیس انٹرنیشنل پر مشتمل ایک پمفلٹ شائع کیا، جس پر پمفلٹ ملا دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ سرلوی احمد رضا خاں صاحب کے وہی نمونہ اعتراضات تھے جن کا جواب علامہ اہل سنت و الجماعت ابراہام سے پچھے ہیں، یہ وہی چند مغالطے تھے جن کے سلسلے سے بریلوی گاڑی چل رہی ہے، ترتیب نئی تھی اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ ان مغالطوں کی حقیقت و افواہ کھول دی جائے، جوں جوں لوگ سمجھتے جاویں گے بریلوی گاڑی کو بریک لگتی جائے گی۔ لوگوں کو معلوم ہو جائے گا

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۳۵	تیسرے صاحب کے غسل کا واقعہ	۲۹	غنی ایصال ثواب کا کھانا نہ کھانے
۳۶	ہر ربیع الاول کو میلاد و قرار دینا	۳۰	گیدھوی میں غیر شرعی نظریات
۳۷	عقیدہ تکرار ولادت	۳۰	ہندوؤں کے توار کے کھانے
۳۸	کھڑے ہو کر سلام پڑھنا	۳۱	طوائف کی شیرینی پر فاقہ
۳۹	عقیدہ حاضر ناظر کا انکار	۳۱	گوتے کی حلت و حرمت
۳۹	مولانا دیدار علی کا عقیدہ	۳۲	مشیخ السنہ پر اعتراضات
۳۹	میلاد میں تشریف آوری کا اقرار	۳۲	خان بریلوی میں شاہن صدیقی کا دعویٰ
۴۰	دس ہزار کا انعامی چیلنج	۳۳	صحابہ کی بے ادبی کا الزام

کہ علامہ دیوبند صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت ہیں اور ان بزرگوں پر توہین رسالت کا الزام بالکل غلط ہے جن عبارات کو توہین آمیز بتلایا جاتا ہے ان کے مطالب وہ نہیں جو یہ فرقہ پرست نفست خواں بتلاتے ہیں بلکہ ان کی مراد کچھ اور ہیں جنہیں سمجھنے کے لیے کچھ غور کرنے، علم رکھنے اور خدا کا خوف رکھنے کی ضرورت ہے، خدا کرے ان لوگوں کو بات سمجھ آ جائے، وہ مخالفوں سے نکل آئیں اور دوسروں کو مخالفیے دینے کی تفرقہ انگیز حرکتوں سے روک جائیں وہاذا لک علی اللہ بعزیز۔

بریلوی پمفلٹ میں دیے گئے مغالطے

علامہ دیوبند کی عبارات :

(۱) اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے (معاذ اللہ) عبارت یہ ہے۔ الحاصل اسکا کہ کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے نہ

بریلوی خیانت :

”علامہ دیوبند کی عبارات سرخی قائم کر کے نیچے اپنی عبارت لکھنا خیانت ہے جیسا کہ یہاں لکھا ہے“
اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ یہ صریح خیانت ہے۔ یہ علامہ دیوبند کی عبارت ہرگز نہیں جیسا کہ یہاں صریح میں ظاہر کیا گیا ہے، رہی اگلی عبارت تو اس میں صرف قدرت باری تعالیٰ کا بیان ہے، لکھنے والا ویسا ہی ہے تو اسے اس فتاویٰ رشیدیہ میں یہ عبارت بھی مل جاتی :

”ذلت پاک حق تعالیٰ بل جلال کی پاک و منور ہے اس سے کہ متصف کذب کیا جائے، معاذ اللہ تعالیٰ۔ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں ہے۔ تعالیٰ شہد تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلاً۔ جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا

زبان سے کہے وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ہے، ملعون ہے نہ

باقی رہا لفظ اسکاں تو اس کی تصدیق مولوی احمد رضا خاں سے لے لیجیے :

”محلی بالذات ہو نہیں سکتا کہ نفس ذات میں اسکاں ہے تو محال بالغیر ہوگا“

یعنی خدا تعالیٰ کا جھوٹ ہر محال بالذات نہیں ہو سکتا کہ نفس ذات میں اسکاں ہے (معاذ اللہ)

(۲) شیطان و ملک الموت کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے (معاذ اللہ)

عبارت یہ ہے۔ الحاصل غور کرنا چاہیے..... شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت

ہوئی، غور و عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔

بریلوی خیانت :

”علامہ دیوبند کی عبارات سرخی قائم کر کے نیچے اپنی عبارت لکھنا جیسا کہ یہاں خط کشیدہ عبارت لکھی گئی ہے خیانت اور جھوٹ ہے یہ ہرگز علامہ دیوبند کی عبارت نہیں ہے۔ بریلوی نے یہاں جھوٹ بولا ہے، رہی اگلی عبارت تو یہ کہ لفظ اس میں قابل غور ہے شیطان کو جو شر کے علم حاصل ہیں، وہ علوم روزیہ پیغمبر کو حاصل نہیں نہ وہ اس کی شان کے لائق ہیں پیغمبروں کے علوم اشرف و اعلیٰ ہوتے ہیں۔ سلفے اور گنہ علوم سے الکی ذات بہت بلند اور بالا ہے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ علوم روزیہ کی یہ وسعت شیطان کے لیے نص سے ثابت ہے پیغمبروں کے لیے شر کے ان علوم کا دعویٰ کرنا اس کے لیے کون سی نص ہے؟ تو اس سوال میں کون سی حرج کی بات ہے؟ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ معاذ اللہ شیطان کے علم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ کہہ دیا، اگر شرارت نہیں تو اور کیا ہے؟ حق یہ ہے کہ پیغمبروں کے لیے شر کی وہ راہیں نہیں کھلی ہوئیں جو شیطان کیلئے کھلی ہیں بلکہ شیطان تو بنا ہی ان کاموں کے لیے تھا۔

اس عبارت میں لفظ یہ کو نظر انداز کر کے یہ بات پھیلائی کہ شیطان کے علم کو پیغمبر کے علم سے زیادہ

کہہ دیا۔ ایک مغالطہ ہے۔ لفظ "علم" کے موضوع کو محدود کر چکا ہے۔ اسی طرح ملک الموت اپنے موضوع کا علم رکھتا ہے لیکن پیغمبرِ موعود کی دولت اس کے پاس نہیں۔ لفظ "علم" اس کے علم کو بھی اس کے دائرہ کار میں محدود کر چکا ہے۔ اس ایک موضوع میں اگر اسے وسعت علمی حاصل ہے تو اس جزئی وسعت سے یہ کیسے لازم آیا کہ ملک الموت کا مطلق علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہو پس اس مضمون کو اس اپنی عبارت میں لانا جس پر خط کھینچا گیا ہے ایک مغالطہ سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

پھر اگلے الفاظ "علم آپ کا ان امور میں" بھی بتا رہے ہیں کہ مطلق علم میں گفتگو نہیں ہو رہی صرف انہی امور میں ہو رہی ہے جو ملک الموت کی کارکردگی کا موضوع ہیں ان کاموں کو سرانجام دینے کے لیے ان امور کا تفصیلی علم ملک الموت کو دینا ضروری تھا یہ علم اور اس کے مطابق کام پیغمبرِ موعود کی ذمہ داری میں داخل نہیں ہیں جزئی وسعت کو مطلق وسعت قرار دینا اور اس پر اپنی عبارت چڑھانا دھوکہ اور فریب ہے علمائے دیوبند کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں جو ان کے ذمے لکھا جاتا ہے۔ براہین قاطعہ کے مصنف حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری لکھتے ہیں:

"میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر اور مرتد اور ملعون کہتے ہیں جو کہ شیطان علیہ اللعنہ کو کیا بلکہ کسی مخلوق کو جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے غرض خالص صاحب بریلوی نے محض اتہام اور کذب خاص بندہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ مجھ کو تو مدت العمر اس کا وسوسہ بھی نہیں ہوا کہ شیطان تو کیا، کوئی ولی اور فرشتہ بھی آپ کے علوم کی برابری کر سکے چہ جائیکہ علم میں زیادہ ہو۔"

کاشش کہ بریلوی خدا کا خوف رکھتے اور آئندہ کے لیے اس مغالطہ کی شق چھوڑ دیتے

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اور دوسروں کی عاقبت کا علم نہیں (معاذ اللہ)

لے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ صفحہ ۲۵

عبارت یہ ہے: خود فرما عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل فی ولا یحکم فی بریلوی خیانت:

"علمائے دیوبند کی عبارات" سرخی قائم کر کے نیچے اپنی عبارت لکھا جیسا کہ یہاں خط کشیدہ عبارت لکھی گئی ہے، جھوٹ اور خیانت ہے حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب نے عبارت کہیں نہیں لکھی عاقبت کا علم نہیں یہ لفظ بریلویوں نے خود گھڑے ہیں۔ رہی اگلی عبارت تو اس میں قرآن کریم کی آیت کا جزو ہے۔ اور اس کا ترجمہ ہے۔ "مجھ کو معلوم نہیں کیا ہونا ہے مجھ سے تو تم سے ہیں اُسی پر چلتا ہوں جس کا مجھے حکم آتا ہے۔" اس سے مراد دنیا کے معاملات، یہاں کی آزمائشیں اور ان پر مرتب ہونے والے نتائج ہیں، آخرت میں یہ کوششیں کس کس درجے میں قبولیت پائیں گی، ظاہر ہے کہ یہ سب امور پردہ غیب میں تھے، اس مضمون کو یہاں سے ہٹا کر عاقبت کے ساتھ خاص کر دینا اور پھر اسے علمائے دیوبند کی عبارت ٹھہرنا ظلم بالائے ظلم ہے۔

کاشش کہ اعتراض کرنے والے لوگ علماء دیوبند کا یہ عقیدہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو آپ کے کامیاب انجام کی خبر دے رکھی تھی۔ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں:

"تصور کیا جائے آخرت کی شان و شکوہ کا جب کہ آدم اور آدم کی ساری اولاد آپ کے جہنم سے ملے جمع ہوگی تو وہاں کی زندگی اور فضیلت تو یہاں کے اعزاز و اکرام سے شہا درجہ بڑھ کر ہے۔"

علمائے دیوبند کی اس تصریح سے آنکھیں بند کر کے محل عبارات کو اُچھانا اور اسے اپنی گستاخانہ عبارت میں ڈھالنا بریلوی امانت و دیانت کا کھلا نشان ہے۔

ان لوگوں میں کچھ بھی خدا کا خوف ہوتا تو علامہ شبیر احمد عثمانی کی اس عبارت کو ضرور ساتھ لکھتے۔

(۴) مولوی اشرف علی تھانوی نے رسول اللہ کے علم غیب کو ایرہ غیوہ اور تمام سچوں اور پاکوں کی خبریں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے (معاذ اللہ) عبارت یہ ہے پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا

لے براہین کا لکھنا۔ آیت از پل الاخاف ج ۱ حدیث میں بیشتر اس آیت کے الفاظ ہیں۔

حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید صحیح ہے..... انہ

بریلوی خیانت :

ان تین سطروں کو علمائے دیوبند کی عبادات کی سُرخ سے نقل کرنا خیانت ہے یہ عبارت علمائے دیوبند کی نہیں، بریلویوں نے خود بنائی ہے، جب علماء دیوبند سرسے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل نہیں تو وہ آپ کے علم غیب کو دوسروں کے علم سے شبہ کیسے دے سکتے تھے، علماء دیوبند کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعاً علم غیب نہیں تھا کیونکہ علم کا لفظ جب غیب کی طرف مضاف ہو تو وہ ذاتی علم کے لیے آتا ہے عطائی کے لیے نہیں، علم غیب کی کوئی قسم عطائی نہیں ہے۔ پس یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو تشبیہ دی ہے، سرسے سے غلط ہے نہ آپ کو علم غیب تھا نہ اسے تشبیہ دینے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب بھی اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں۔

علم جب کہ مطلق بولا جائے خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حاشیہ کثافت پر میر سید شریف نے کر دی ہے اور یہ یقیناً برحق ہے لہٰذا اس اصول کی روشنی میں یہ کہنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا بالکل غلط ہے، حضور کو اللہ تعالیٰ نے کروڑوں غیب پر اطلاع بخشی تھی لیکن اس اطلاع علی الغیب کو صرف جاہل ہی علم غیب کہہ سکتے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ مولانا تھانوی نے حضور کے علم غیب کو تشبیہ دی کس قدر کھلا جھوٹ ہے۔

دہی اگلی عبارت جو مولانا تھانوی کے الفاظ سے پیش کی گئی ہے سودہ بقول زید ہے یہ مولانا تھانوی کا عقیدہ نہیں تھا، اسے مولانا تھانوی کا عقیدہ ٹھہرا خیانت اور ظلم بالائے ظلم ہے اس کا فائدہ دار زید ہے نہ کہ حضرت اقدس مولانا تھانوی۔ زید کے قول پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض غیب کے جاننے سے وجہ عالم الغیب کہنا اس کو لازم ہے کہ باقی سب مخلوق کو بھی بعض غیب جانتے کی وجہ سے (گو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب سے کتنا ہی کم کیوں نہ ہوں) عالم الغیب کہا جائے سو یہ لزوم زید کے قول پر لازم آ رہا ہے جس کی مولانا تھانوی تردید

لے فائدہ القرآن ص ۷۷ لے ملفوظات حصہ سوم ص ۳۷۷

کر رہے ہیں۔ مولانا تھانوی کے عقیدے میں زید کا قول بھی غلط اور اگلی بات کا لزوم بھی غلط مولانا تھانوی کا عقیدہ معلوم کرنا ہو تو وہ یہ ہے :

”میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ ہمیشہ سے آپ کے فضل المخلوقات فی

جميع الکالات العلیہ والعلیہ ہونے کے باب میں یہ ہے۔ بعد از خدا بزرگ توئی حقہ مختصر لہ

(۵) نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کا خیال مبارک دل میں لانا نہا کے دوسرے اولیٰ گھر کے تصور میں غرق ہو جانے سے بھی زیادہ بُرا ہے (معاذ اللہ) عبارت یہ ہے : از دوسرے زنا خیال مجاہد ذوق خود بتر است و صرف جہت بسوئے شیخ و اشال آن انہ لہ

بریلوی خیانت :

نماز میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال آنے کا نہا کے دوسرے سے متبادل صراط مستقیم کی اس عبارت میں کیس نہیں۔ یہ خیانت ہے، بریلویوں کو اتنا صریح جھوٹ بولتے کچھ شرم نہ آئی۔ دوسرے زنا کا تقابل اپنی بیوی کی محبت کے خیال سے تھا اور اگلی بات دوسری ہے۔ بزرگان دین کی طرف خیال باندھنے اور ان کی طرف نیت لے جانے کا تقابل دنیا کے مال و دوز میں ستفرق ہونے سے کیا گیا تھا۔ بریلوی پفلٹ کی خیانت ظاہر کیسے، نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کو نہا کے دوسرے کے مقابل ٹھہرا دیا (معاذ اللہ)۔ بریلوی خیانت سے ہزار توبہ)

یاد رہے کہ بریلویوں نے یہ خیانت مولانا احمد رضا خاں سے وصول پائی ہے مولانا احمد رضا خاں نے یہ جھوٹ اپنی کتاب اکو کتبہ الشہابیہ ص ۲۹ پر تصنیف کیا تھا۔

باقی رہا نماز میں حضور بزرگوں کا خیال تو یہاں یہ لفظ خیال بریلویوں کا دوسرا جھوٹ ہے۔ صراط مستقیم میں یہاں خیال آنے کے الفاظ نہیں ہیں۔ صرف محبت کے الفاظ ہیں اور ان سے مراد مقصود پر پوری توجہ جانا ہے کہ اور کس طرف تھی کہ خدا کی طرف بھی دھیان نہ رہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم

لے فائدہ القرآن ص ۷۷ لے ملفوظات حصہ سوم ص ۳۷۷ لے فائدہ القرآن ص ۷۷ لے ملفوظات حصہ سوم ص ۳۷۷

بزرگوں پر توجہ جانا اور انہی کی نیت! بعد لیا شکر ہے اور شکر واقعی اس سے زیادہ بڑا ہے کہ نماز میں کوئی
لوثی اور معمولی چیزوں کے دھیان میں نہ لگا رہے۔ اس صفت میں صرف نماز بڑا ہوگی مگر پہلی صفت میں ایمان
جائے گا اور شکر آئے گا۔

ہاں صرف ہمت (خدا سے توجہ پھیر کر اسے بزرگوں پر لے جانا) نہ ہو صرف خیال آجائے اور
نمازی اسے مقصود نہ بنائے تو اس کے بارے میں بھی مراط مستقیم میں ہے:

• خود بخود مسائل کا دل میں آجانا اور ارواح اور فرشتوں کا کشف ان خاصہ

خلعتوں میں سے ہے جو حضور حق میں استغراق باخلاص لوگوں کو نہایت مہربانوں
کی وجہ سے عطا ہوا کرتے ہیں..... اور ان کی نماز ایسی عبادت ہے کہ اس کا ثمرہ
آنکھوں کے سامنے آگیا: لے

اس عبارت کو پھوڑ کر صرف اگلی عبارت نکل کرنا اور وہاں بھی لفظ خیال اپنی طرف سے لکھ دینا
بریلویوں کا صریح جھوٹ ہے۔

نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آنے کے بارے میں علامہ دیوبند کا فتویٰ بھی دیکھ لیجیے:

• جب نماز میں خود التعمیات اور درود شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا ذکر ہے تو خیال آنا تو ضروری ہوا، باقی نماز خاص عبادت اللہ کے لیے ہے، غیر اللہ
کا خیال علی سبیل التمجید والعبادۃ نہ آنا چاہیے اور نماز ہر حال میں صحیح ہے، خیال پر
باز پرس نہیں ہے: لے

(۶) لفظ رحمۃ للعالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں (معاذ اللہ)

یہاں خاصہ نہ ہونے سے صفت رحمت کی نفی مراد نہیں بلکہ خاصہ اپنے صلاحتی معنوں میں ہے،
مراد یہ ہے کہ یہ صفت سب سے اعلیٰ درجے میں حضور میں تو ہے ہی لیکن کسی نہ کسی درجے میں دیگر اولیاء و

میں بھی ہوتی ہے، اگر لفظ اس تاویل کے کسی دوسرے پر بول دیا جائے تو جائز ہوگا، حضرت مولانا
رشید احمد گلوی کی یہی مہارت یہ ہے:

• لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے

بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیتین بھی بوجہ رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب

رسول اللہ سب سے اعلیٰ ہیں: لے

• علامہ رضا خاں صاحب کا عقیدہ ہے کہ بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے

تو اس تصور کو ہم نہیں آتا کہ ان کے نزدیک جناب غوث پاک زمین و آسمان کے جملہ جانوں کے لیے

مستحق ہیں:

شیخ سعدی شیرازی بوستان میں شاہ وقت کے بارے میں کہتے ہیں

کوئی حق لطف حق بر زمین بہر صفت رحمۃ عالمین

تو آجین پر خدا کی رحمت کا سایہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی میں سب

عالموں کی رحمت ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں پیدا کیں ہر ایک میں جتنے جہاں ہیں وہاں ان کے لیے کوئی نہ کوئی مرکز

رحمت ہے، حق لکھتے ہیں:

ہر کجا رحمت عالم بود رحمۃ للعالمین نے ہم بود

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ درجے میں رحمۃ للعالمین ہیں، دیگر انبیاء اور اولیاء آپ

کے لیے تو خاصہ اپنے رحمت میں جہانوں کی رحمت ہوں تو اس میں کون سا مانع شرعی ہے؟ پس بریلوی

اور ان کے شاگردوں کے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔

(۷) علامہ محمد تقی النورانی نے خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی لینے کو عوام کا خیال بتایا ہے اور

خود سب سے اعلیٰ مرتبہ کا نبی اور آخری نبی دونوں معنی مراد لیے ہیں، آپ نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کرنے کی مخالفت نہیں کی اسے صرف آخری نبی پر محدود رکھنے کی مخالفت کی ہے اور صرف آخری نبی معنی مراد لینے کو عوام کا خیال بتایا ہے، پوری عبارت پڑھنے سے یہ بات از خود واضح ہو جاتی ہے۔

بریلوی خیانت :

مولوی احمد رضا خاں نے مولانا محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس سے ص ۲۸، ص ۲۹ اور ص ۳۰ کی مختلف عبارات جوڑ کر ایک مسلسل عبارت بنائی ہے، اس مسلسل عبارت سے آخری نبی ہونے کا انکار ثابت ہوتا ہے جو ہرگز مولانا محمد قاسم کی مراد نہ تھا، حضرت مولانا محمد قاسم نے خود اپنے عقیدے کی وضاحت کر دی ہے :

" اپنا دین و ایمان ہے، بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر جانتا ہوں "۔ لے

مولانا محمد قاسم ختم نبوت مرتبی اور ختم نبوت زمانی دونوں کے قائل ہیں، ایمان کے لیے دونوں کا اقرار ضروری ہے ختم نبوت مرتبی کا مفہوم یہ ہے کہ تمام مراتب کمالات آپ پر ختم نہیں۔ مرتبی ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے آپ نے بالفرض کے لفظ سے ایک بات کہی کہ اگر آپ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو اس پہلو کی ختم نبوت میں فرق نہ آئے گا، کمالات والی ختم نبوت بہر حال قائم رہے گی۔ مولانا محمد قاسم کے عقیدہ میں عقیدہ ختم نبوت کے لیے صرف ختم نبوت مرتبی کا اقرار کافی نہیں ختم نبوت زمانی کا اقرار بھی ضروری ہے۔

آپ کی جو عبارت ختم نبوت مرتبی کی وضاحت میں تھی اسے بریلوی پمفلٹ میں اس طرح دیا ہے کہ یہ بات ختم نبوت زمانی کے بیان میں ہے۔ یہ جھوٹ اور خیانت ہے کہ کہیں کی بات کہیں لگا دی، مولوی احمد رضا خاں اگر تین مختلف عبارتوں کو اپنی ترتیب سے نہ جوڑتے تو یہ بات ہرگز نہ بنتی جو اب بریلویوں نے بنا رکھی ہے۔ شرط یہ کہ پہلے الفاظ کو نقل نہ کرنا اور شرط کے بغیر جزا کو نقل کر دینا کتنی بڑی خیانت ہے۔ مولوی احمد رضا خاں نے حضرت مولانا محمد قاسم کے یہ الفاظ نقل نہیں کیے جو شروع میں تھے اور مقدم کے بغیر تالی کا تیسرا جزو نقل کیا

مولانا محمد قاسم کی بات یہاں سے شروع ہوتی تھی :

" ہاں اگر خاتمیت بمعنی انصاف ذاتی بوجہ نبوت لیجیے لے

علامہ کہ یہ شرط ہے اور اسکی جزا ختم نبوت کے صرف ایک پہلو کے پیش نظر تھی ختم نبوت کے مجموعی مفہوم کے بالمقابل نہ تھی اسے ختم نبوت کے پورے مفہوم کے طور پر پیش کرنا ایک کھلی خیانت ہے۔

(۹) بریلوی پمفلٹ میں، کے بعد نمبر ۹ ہے اس لیے ہم نے بھی نمبر ۹ ہی لکھا ہے)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں اردو زبان اگر اس وقت سے آئی ہو جب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علمائے دیوبند سے ملنا جلتا ہوا تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے، اللہ تعالیٰ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت کے وقت اس کے متعلق علم عطا فرما دیں تو اس میں حرج کی کوئی بات نہیں ہے۔

یہاں یہ بات نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (معاذ اللہ) اردو زبان علمائے دیوبند سے سیکھی، بریلوی مولوی ازراہ خیانت اس حوالے کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں گویا آپ نے اردو زبان علماء دیوبند سے سیکھی۔ بات جھوٹ اور بریلوی خیانت ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی انسان استاد تھا تو علمائے دیوبند سے اس کا انکار نہیں ہوتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد صرف خدا تھا اور اسی نے آپ کو قرآن سکھایا۔

الرحمن ۰ علم القرآن ۰ خلق الانسان ۰ علمہ البیان ۰

(۱۰) کہ لا الہ الا اللہ (اشرف علی)

جس طرح خواب کے واقعات پر شرعاً مواخذہ نہیں، بیداری کی حالت میں بلا اختیار نکلے ہوئے الفاظ پر بھی شرعاً مواخذہ نہیں ہے، بیداری میں بھی انسان پر کئی حالتیں گزرتی ہیں، اختیار کی حالت کے غلط کاموں اور غلط کلمات پر مواخذہ ہوگا لیکن جاگتے ہوئے خطاری حالت میں جو بات زبان سے نکلے اس پر شرعاً کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

مولانا تھانویؒ کے ایک مرید نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک کلمہ پڑھ رہا ہے جو اپنے ظاہر میں کفر ہے پھر جانتے ہوئے بھی بلا اختیار اس کی زبان پر وہی جملہ رہا، وہ بہت پریشان تھا اور اس کے کلمہ کفر ہونے کا اسے پورا احساس تھا۔ اس کے اعتقاد میں لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ عالم بیداری میں پوشش و حواس اور اپنے اختیار سے پڑنا بلاشبہ کفر تھا اس لیے اس نے یہ واقعہ حضرت مولانا تھانویؒ کو لکھا۔ آپ جانتے تھے کہ خواب یا بیداری میں بلا اختیار کہے گئے کلمات پر شرعاً مواخذہ نہیں، اس لیے آپ نے اسے تسلی دی کہ اس نے یہ کلمہ کفر اپنے اختیار سے نہ کہا تھا، آپ نے اس کی تعبیر یہ لکھی کہ اس واقعہ میں تسلی بھی، کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ معزز تعالیٰ تتبع سنت ہے، خط کشیدہ الفاظ اس واقعہ میں قابل غور ہیں اس واقعہ سے مراد خواب ہے۔ تعبیر بعض اوقات خواب کے ظاہر کے خلاف ہوتی ہے اور ہر دو میں ایک نہایت باریک مناسبت لپٹی ہوتی ہے۔ مولانا تھانویؒ نے تعبیر میں یہ نہیں کہا کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ واقعی پیغمبر ہے بلکہ یہ بتایا کہ وہ تتبع سنت ہے معلوم ہوا وہ خواب اپنے ظاہر پر نہ تھا۔

بریلوی خیانت :

اس مختصر کے پیش کرنے میں بریلوی مختصر نے یہ خیانتیں کی ہیں :

- ۱۔ مختصر نے خواب کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا کیونکہ خواب پر کوئی مواخذہ نہیں ہوتا۔
- ۲۔ بیداری میں اختیاری اور غیر اختیاری حالت کا فرق بیان نہیں کیا، صورت ثانیہ پر مواخذہ نہیں۔
- ۳۔ اس واقعہ کے الفاظ کی مراد نہیں بتلائی حالانکہ خواب اور ہوتا ہے اور تعبیر اور۔
- ۴۔ یہ نہیں مانا کہ خواب کی تعبیر ظاہر کے خلاف بھی ہوتی ہے ورنہ خواب کے بعد تعبیر کی کس ضرورت نہ ہوتی۔

افسوس بریلوی مختصر نے یہ نہ سوچا کہ بریلوی لوگ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے مولوی احمد رضا خان صاحب کا نام بیداری اور اختیاری حالت میں تجویز کرتے ہیں :

نیکر بن آ کے رقد میں جو چوچیں گے تو کس کا ہے

ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خاں کا لے

قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال ہو گا وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے مولوی احمد رضا خاں صاحب کا نام لینا کیا کلمے کی تبدیلی نہیں؟ میاں نورانی کے والد مولوی عبد العظیم صدیقی نے تو مولوی احمد رضا خاں صاحب کو پہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل لاکھڑا کیا تھا کہ جس طرح عرب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، عجم میں مولوی احمد رضا خاں صاحب ہیں، مولانا عبد العظیم صاحب نے مولوی احمد رضا خاں صاحب کے سامنے پڑھا تھا :

عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جن کی صورت کو

عجم کے واسطے لا ریب وہ قبلہ نشا تم کو لے

اس کا مطلب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ عرب میں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور عجم

میں قبلہ کی طرف رہنمائی کرنے والے مولوی احمد رضا خاں صاحب ہیں۔

(۱۱) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بے بھائی کی سی کرنی چاہیے"

اس سے مراد بدنی تعظیم تھی نہ اعتقادی۔ سیاق و سباق میں یہ بات ظاہر ہے، بدنی تعظیم کی چار صورتیں ہیں: دست بستہ قیام، رکوع، سجدہ اور طواف۔ یہ صرف اللہ کے لیے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنی تعظیم ہے انسان کی سی چاہیے نہ خدا کی سی، دست بستہ قیام، رکوع، سجدہ اور طواف۔ یہ چار حالتیں اللہ کے لیے نہ ہونی چاہیے ان کے لیے صرف ایک خدا ہے۔

اس بات میں مطلق تعظیم مراد نہ تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعتقادی و روحانی اور علمی تعظیم سب ممکنات سے زیادہ ہے بھائی کی سی نہیں۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعتقادی اور علمی تعظیم صرف بڑے بھائی کی سی بلکہ وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔

بریلوی خیانت :

(۱) مولانا اسماعیل شہید نے اس بات کے ثبوت کے لیے حدیث پیش کی تھی (دیکھئے تقویۃ الایمان)

(ص) بریلوی متعرض نے اسے ذکر نہیں کیا تاکہ بات مکمل نہ جائے کہ یہ تو ایک حدیث کا بیان تھا۔

(۲) تعظیم سے یہاں مراد بدعتی تعظیم تھی نہ کہ مطلق تعظیم۔ متعرض اس عبارت کو یہاں اس طرح پیش کر گئے گویا مولانا اسماعیل شہید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلق تعظیم بڑے بھائی کی سی تبارہ ہے جس (معاذ اللہ) حالانکہ یہ عقیدہ کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔

متعرض مولانا اسماعیل شہید کی یہ عبارتیں بھی لکھ دیتا تو کوئی شخص مغالطے کا شکار نہ ہوتا اور ہر کسی کو پتہ چل جاتا کہ مولانا اسماعیل ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ حضور کا درجہ بڑے بھائی کا ہے (معاذ اللہ) مولانا اسماعیل شہید کی تصریحات دیکھئے :

”کلام اللہ شریف کا آنا ادب کہ اس کو بے وضو ہاتھ نہ لگائے..... نماز

اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور جہاد اور باقی شعار اسلامیہ کی عظمت کا اعتقاد بھی اسی

طرح کو ہے اور مطلقاً شرع شریف اور کعبہ اور انبیاء اور رسولوں کی تعظیم بھی اسی

قسم سے ہے۔“

اس میں رسولوں کی اعتقاد ہی تعظیم بڑے بھائی کی سی نہیں، بہت اونچی بتلائی ہے، ایک اور

مقام پر لکھتے ہیں :

”بشر کے حق میں رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں اور سارے مراتب اس

سے نیچے ہیں مگر آدمی رسول ہو کر بھی آدمی ہی رہتا ہے۔“

سب انبیاء و اولیاء کے سرور پر بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے ان کے بڑے بڑے

معجزے دیکھے، انہی سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہی کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوتی تھی

لے مراد تعظیم سے ہے تقویۃ الایمان سے ہے تقویۃ الایمان سے ہے

ان عبارتوں میں تصریح ہے کہ مولانا کے عقیدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بڑے بھائی

کا نہیں سب سے بڑا ہے۔

(۱۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرشی میں مل گئے ہیں (معاذ اللہ) علمائے دیوبند کی عبارات کی سرخی قائم

کہ اس عبارت کو علمائے دیوبند کے نام پر پیش کرنا بریلوی خیانت کا بڑا قبیح نمونہ ہے اور مولانا اسماعیل شہید

پر انکار اور ہتھکان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا تم اسے سجدہ کر گئے؟

صحابہؓ نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو پھر محمدؐ زکوٰۃ کو بھی سجدہ نہ کرو، سجدہ کے لائق وہی ہے جس پر سوگند بھی نہ

آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات جو حدیث میں موجود تھی ہرگز قابل اعتقاد نہ تھی مگر افسوس کہ بریلوی متعرض

نے اس حدیث کو بیان کر کے حدیث نقل نہ کی اور لوگوں کو مغالطے میں ڈال دیا۔

بریلوی خیانت :

مٹی میں ملنے سے بدن کا ریزہ ریزہ ہونا مراد لے لیا حالانکہ مولانا اسماعیل شہید کی مراد یہ نہ تھی مٹی میں

ملنے سے مراد قبر میں دفن ہونا ہے۔ اہل انبیاء قبروں میں محفوظ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ

انہی میں سے کوئی نہ کھائے۔

مٹی میں ملنا دفن کرنے کو کہتے ہیں (دیکھئے علی اردو لغت ۱۳۲۵) پس مٹی میں ملنا دفن ہونے

کو کہیں گے میں لوت ہو کر مٹی میں ملنے والا ہوں، اس کے معنی یہ ہوں گے میں ایک دن قبر میں دفن ہونے

والا ہوں گا۔ اس میں کوئی بُرائی نہیں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں :

”مٹی میں ملنے کے دو معنی ہیں (۱) ایک یہ کہ مٹی ہو کر مٹی زمین کے ساتھ غلط

اور ہلنے جیسا سبب شیا زمین میں پڑ کر خاک ہو کر زمین ہی بن جاتی ہیں (۲) دوسرے

معنی سے ملائی و متصل ہو جانا، قریباں مراد دوسرے معنی ہیں اور حبیبہ انبیاء علیہم السلام

کا خاک نہ ہونے کے مولانا مرحوم بھی قائل ہیں۔ لے

(۱۳) اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو نہ ماننے ہے۔

یہاں ماننے کا لفظ عزما ماننے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے پہلے یہ آیت مذکور ہے۔ وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه انه لا اله الا انا فاعبدون ترجمہ اور مولا اسماعیل شہید) اور نہیں بھیجا ہمارے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اس کو یہی حکم بھیجا کہ بات یہیں ہے کہ کوئی ماننے کے لائق نہیں سوائے میرے ہونے کی کرو میری۔

اس کے بعد مولا شہید نے وہ بات کہی ہے جو بریلوی مقرر نے پیش کی ہے۔ ہر مذہب کے میں یعنی جتنے پیغمبر آئے ہوں اللہ کی طرف سے یہی حکم ملا ہے کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔

یہ حکم اور وحی کا بیان ہے مولا اسماعیل شہید کا بیان نہیں اور ماننے سے مراد اللہ اور معبود ماننا ہے اور ظاہر ہے کہ بندہ کو چاہیے خدا کے سوا کسی کو اللہ اور معبود نہ مانے اور یہ بات برحق ہے۔

بریلوی فی امت

بریلوی محترم نے سبب و سبب کو بغیر چھوڑتے ہوئے عبادت اس انداز میں پیش کی ہے گویا مولا اسماعیل شہید یہاں پیغمبروں کو پیغمبر ماننے کی نفی کر رہے ہیں حالانکہ بات صرف اتنی تھی کہ بندہ خدا کے سوا کسی کو اور معبود نہ مانے اور یہ واقعی برحق بات تھی۔ یہ نہیں کہ پیغمبروں کو پیغمبر نہ مانے اور رسولوں کو ولی نہ جانے (معاذ اللہ) غلط ہے دیوبند پیغمبروں کو پیغمبر مانتے ہیں اور صحابہ کو اپنا پیشوا جانتے ہیں۔

(۱۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کسی چیز کے مالک و مختار نہیں (معاذ اللہ)

یہاں خدائی اختیارات اور خدائی طاقتوں کی نفی ہے یہ مراد نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی اپنے گھر بار کے بھی مالک نہ تھے اور مسلمانوں کے امور میں کسی فیصلے یا عمل کا اختیار نہ رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حکمت الاسباب پر اختیار دیا ہے ان کی یہاں نفی مراد نہیں، بل آپ، فوق الاسباب اسباب

خدا کے سوا کسی چیز کے مالک نہ رکھتے۔ خدائی اختیارات اور تصرفات میں نہ کوئی فرشتہ اس کا مالک ہے نہ کوئی پیغمبر اور علی۔ دو دوسرے لاشریک ذات ہے اور شرک سے ہر طرح پاک ہے۔ گواہ کے ہر حال میں اس کا شہادہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے واسطے سے چاہتے تھے کہ وہ اسلام لائیں اور حضور میں ایسا نہ آیا جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب نبی کا اختیار نہیں تو وہی کہیں طرح ہو یہ تب نہ کہ نفوذ باللہ نفوذ باللہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اس کا سبب اختیار نہ کر آپ معطل ہو بیٹھے اور یہ بالکل برخلاف عقیدہ ہے۔

یہاں بات ہے کہ یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ خدائی اختیارات میں سے حضور اور حضرت علیؓ کے کس قدر حصہ ہے یہی بات اگر مولا اسماعیل شہید نے کہہ دی تو کیا برا کیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویٰ الایمان)

اللہ کی قسم ہے کہ خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں جس طرح وہ چاہے کرے۔ اللہ کی قسم ہے کہ جسے کچھ دیا نہیں سکتے جب تک خدا نہ چاہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ وما یملک ان یشاء اللہ ابداً (الاحزاب)

اللہ کی قسم ہے کہ جب اللہ سب جہانوں کا پالنے والا ہے (پتہ انکبوت) حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ میرا چچا مسلمان ہو جائے مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا: لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ (احزاب ۵۷)

ایک کہہ اور نہیں اس کے جسے چاہیں پر اللہ راہ پر لائے جسے چاہے۔

یہاں امر ہے کہ بریلوی نے اپنے اثر میں اس حدیث کو اڑا دیا ہے۔ جناب میرا کہہ کہ خدائی طاقتوں میں کوئی اس کا شریک نہیں ہوتا۔

(۱۶) محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے :

یہاں ناکارہ لوگوں سے مراد افریقہ الاسباب نفع یا نقصان پہنچانے سے عاجز لوگ ہیں۔ اس وقت کے محاورے میں ناکارہ کا لفظ کسی عیب کا آئینہ دار نہ تھا۔ اس سے مراد محض عاجز تھا کہ بغیر اسباب کے کسی کا نفع یا نقصان صرف خدا کے قبضے میں ہے باقی سب عاجز ہیں۔ خدا جو چاہے کرے۔ اس باب میں سب مخلوقات عاجز اور ناکارہ ہے۔ کوئی کسی کو اسباب سے بالا ہو کر نفع یا نقصان نہیں دے سکتا۔

بریلوی خیانت :

دیکھئے کہ اس تشریح کے بغیر اپنی طرف سے یہ عبارت لکھ ڈالی اور رسولوں کا لفظ اپنی طرف سے بڑھالیا۔ حالانکہ یہ لفظ ہرگز لکھا نہ تھا۔ بریلوی خیانت دیکھئے۔ انبیاء رسل طاعت اور اولیاء اللہ سب ناکارہ ہیں (نعوذ باللہ) اور اس پر بڑی سرخی یہ قائم کی علماء کے دیوبند کی عبارات۔ یہ جھوٹ اور خیانت کی انتہا ہے۔ یہ عبارت ہرگز علماء کے دیوبند کی نہیں اور آگے جو عبارت دی گئی ہے اس میں رسولوں اور فرشتوں کا ذکر نہیں تھا۔ معترض نے یہ الفاظ اپنی طرف سے بڑھائے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس کو ایک دفعہ نصیحت فرمائی کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو جائے کہ تجھے کسی بات میں نفع دے سکیں، وہ تجھے نفع نہ دے سکیں گے مگر وہی چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے جسٹم کے الفاظ یہ تھے :

ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعلوا بشئ لم ینفعلوا الا بشئ قد کتب اللہ لک

تیسرا کلام علی قادری نے مرقا میں یہاں امت کی تشریح میں انبیاء و اولیاء کے الفاظ بھی ذکر فرمائے ہیں

مولانا اسماعیل شہید نے ترمذ کو یہ عبارت میں رسولوں اور فرشتوں کا ذکر نہیں کیا لیکن علامہ علی قادری

نے اس سے ملتے جلتے مضمون میں انبیاء و اولیاء کا ذکر کر دیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ علامہ علی قادری نے کوئی بے ادبی نہیں کی۔

۱۷۔ انبیاء و اولیاء کے ہر لفظ پر ایسا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہے۔

اس خط کشیدہ عبارت میں ایک عام بات کہی گئی تھی کہ بادشاہ ہویا فقیر امیر ہویا غریب سب اللہ کی شان کے آگے اس سے زیادہ کمزور ہیں جتنا کوئی چیز سے کام کرنے والا کمزور اپنے آقا کے سامنے ہر شک ہے کہ اس میں دلائل انسان۔ لیکن اللہ کے آگے کوئی دم نہیں مار سکتا۔ اس کے ساتھ کوئی کس بات میں شک نہیں۔ پس ہر چھوٹا بڑا خدا کے سامنے اس سے زیادہ عاجز اور کمزور ہے، جتنا کہ بڑا ہے۔ چھوٹا خدا اپنے آقا کے سامنے ہر شک ہے۔

دوسری خیانت :

نفس کا لفظ کثیدہ عبارت میں انبیاء و اولیاء کا لفظ کہیں نہ تھا۔ بریلوی معترض نے یہ لفظ لکھ دیا۔ حالانکہ یہ لفظ ہرگز لکھا نہ تھا۔ بریلوی خیانت دیکھئے۔ انبیاء رسل طاعت اور اولیاء اللہ سب ناکارہ ہیں (نعوذ باللہ) اور اس پر بڑی سرخی یہ قائم کی علماء کے دیوبند کی عبارات۔ یہ جھوٹ اور خیانت کی انتہا ہے۔ یہ عبارت ہرگز علماء کے دیوبند کی نہیں اور آگے جو عبارت دی گئی ہے اس میں رسولوں اور فرشتوں کا ذکر نہیں تھا۔ معترض نے یہ الفاظ اپنی طرف سے بڑھائے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس کو ایک دفعہ نصیحت فرمائی کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو جائے کہ تجھے کسی بات میں نفع دے سکیں، وہ تجھے نفع نہ دے سکیں گے مگر وہی چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے جسٹم کے الفاظ یہ تھے :

ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعلوا بشئ لم ینفعلوا الا بشئ قد کتب اللہ لک

تیسرا کلام علی قادری نے مرقا میں یہاں امت کی تشریح میں انبیاء و اولیاء کے الفاظ بھی ذکر فرمائے ہیں

مولانا اسماعیل شہید نے ترمذ کو یہ عبارت میں رسولوں اور فرشتوں کا ذکر نہیں کیا لیکن علامہ علی قادری

نے اس سے ملتے جلتے مضمون میں انبیاء و اولیاء کا ذکر کر دیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ علامہ علی قادری نے کوئی بے ادبی نہیں کی۔

سب انبیاء و اولیاء اس کے دوبرو اک ذرہ ناپ چیز سے بھی کمتر ہیں :

اس عبارت کا مطلب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ چار سے سامنے ایک ذرہ ناپ چیز کی جہی

حقیقت ہے پھر بھی اس ذمہ ناچیز اور ہم میں ایک اشتراک ہے کہ مخلوق ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ خدا کے ساتھ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کا اتنا اشتراک بھی نہیں جتنا ہم میں اور ذمہ ناچیز میں پایا جاتا ہے۔ کم از کم اتنا تو ہے ہی کہ ہم دونوں مادی وجود رکھتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کی شان بڑی ہے، لیکن ان میں سے کسی کو اللہ کے ساتھ کسی بات میں اشتراک نہیں۔

اسی تقویۃ الایمان میں مندرجہ ذیل یہ عبارت بھی تھی۔ ہر ملوی مقرر عرض اس کی روشنی میں اس کی اس عبارت کو پیش کرتے تو اسے اعتراض کر لے کہ کبھی نہ رحمت گوارا نہ کرنی پڑتی۔

یہ پیغمبروں کی شان تو بڑی ہے ان کے خبر دینے سے کیوں کر یقین آوے۔

یہ عبارت بتا رہی ہے کہ حضرت مولانا اسماعیل شہید اپنے مقابلہ میں انبیاء و اولیاء کو ذمہ ناچیز ہرگز نہیں کہہ رہے۔ ان کے عقیدے میں پیغمبروں کی واقعی بہت بڑی شان ہے۔

۱۹۔ طاغوت کے کئی معنی یکے جگتے ہیں۔ جس سے یہ معنی یکے۔ اللہ کے سوا جس کی بھی عزت کی گئی اس پر یہ لفظ آسکتا ہے۔ اس نے کہا ہر میری عبادت کو دیکھ لے فرعون نے کہا تمنا یا نہ کہا ہر جیلے علیہ السلام نے کہا تمنا کہ میری عبادت کرو اب اس معنی کی رو سے کئی مقدس ہتیاں بھی اس ٹائٹل کے تحت آجائیں گی۔ اس معنی کی رو سے طاغوت میں برائی نہیں، برائی لوگوں کے عمل میں ہوگی جو انہیں خدا کے ساتھ شریک ٹھہرا رہے ہیں اور اگر طاغوت کے معنی شیطان کے لیے عبادیں پھر یہ لفظ انبیاء و اولیاء کے لیے ہرگز نہ آسکے گا۔ پاک باز ہستیوں میں سے جن جن کو لوگوں نے معبود ٹھہرایا ان کے اس شرک میں ان پاک باز ہستیوں کا ہرگز کوئی دخل نہ تھا۔

اس تفصیل کے مطابق ایک معنی کی رو سے یہ لفظ ان پر آسکے گا اور ایک معنی کی رو سے نہیں۔ اگر کسی نے ان پاک ہستیوں کو مطلقاً طاغوت کہا تو یہ درست نہیں اور اگر کسی نے اس کے مذکورہ بالا معنی کو

ہوئے ان عزت پر طاغوت کا لفظ بولا تو یہ اس کی اپنی اصطلاح کے مطابق ہوگا اس معنی میں نہیں کہ طاغوت سے شیطان مراد دیتے ہیں ہر شخص کو اپنی اصطلاح میں بات کرنے کا حق ہے اس میں کفر کا لہجہ نہیں ہے! تفسیر ابن جریر میں یہ معنی بھی ملتے ہیں:

الانسان کان ذالک المعبود او شیطاناً لودنماً او صنماً او کاناً ما کان من شیء لہ
ان کے معنی عام کے تحت یہ بات چلے بھی گئی جا چکی ہے گو یہ ہزار مختار نہیں۔

۲۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صاف کہا تھا کہ یہ بت ان کے بڑے سے بڑے توڑ سے ہیں۔ ان کے ہر طرح کے جواب سے سکیں۔ یہ صریح جھوٹ حقیقی جھوٹ نہ تھا صریح اور حقیقی میں فرق ہے۔ عام سطح پر یہ کھلا جھوٹ ہے اور اسی پر اس سے اس پر حدیث میں جھوٹ کا لفظ وارد ہے، لیکن حقیقی جھوٹ نہ تھا اس میں تو یہ تھا بات بھی تھی۔

۲۱۔ اگر کسی عالم نے یہ کہہ دیا کہ مجرد دعوے صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے اور اس نے ایک کہہ دیا کہ وہ کئی طرح کے غیب دہنی اور حقیقی جھوٹ کو عبث بتلایا تو اس میں کیا اعتراض ہے حضرت علیہ السلام نے اپنے نبائی کو چودہ برس کے باوجود چودہ ٹھہرایا تو اس میں حقیقی چور کا مراد دہنی۔ ہرگز نہ آسکتا کہ کھلے جھوٹ کو حقیقی جھوٹ بتا کر کئی پیغمبروں کو اس میں ملوث کر دیا۔

۲۲۔ ہر ملوی مقرر نے اعتراض کیا ہے:

اسی عمل سے بھی بڑھ سکتا ہے (معاذ اللہ) عبادت یہ ہے ... اللہ تعالیٰ

یہ ملوی تیاریاں

اس عبارت میں بنیاد کا لفظ موجود تھا۔ جس سے مراد یہ ہے کہ کئی و فرائضی عمل میں ہری

طور پر نبی سے بڑھ جاتے ہیں لیکن حقیقی طور پر عمل میں بھی کوئی نبی سے بڑھ کر نہیں۔ بریلوی معترض نے اپنے لفظوں میں عبارت لکھتے ہوئے بظاہر کا لفظ اڑا دیا ہے۔ یہ بریلویوں کی روایتی خیانت ہے۔ حضرت عثمان صدیق و خیرات کرنے میں ظاہری طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدار صدقہ

خیرات سے بڑھے دکھائی دیتے تھے، لیکن یہ صرف مقدار کی ظاہری صورت تھی۔ حقیقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی بڑھے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پنجگانہ فرض نمازیں ہر ماہ بارہ برس کے قریب پڑھیں اور حضرت علی المرتضیٰ نے یہ فرض نمازیں پچیس سال پڑھیں۔ بظاہر حضرت علیؑ عمل میں آگے گئے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نماز سب اشرف امت کی نماز پر فائق تھی۔ اور کوئی اتنی علم و عمل میں حقیقی طور پر نبی سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ نبی کا ہر لمحہ عبادت اللہ کی حضوری سے مالا مال ہے۔

بریلویوں نے اپنے سابق بعض کے باعث اس عبارت میں تحریف کی ہے اور بات بنالے کے لیے بظاہر کی قید جو احترازی تھی اسے اڑا دیا۔

۲۲۔ جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوا انہی معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۷)

بریلوی خیانت:

بریلوی معترض نے یہاں بھی خیانت کی ہے اس کے بعد کی یہ عبارت نقل نہیں کی۔ سوا اسی طرح سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کی راہ سے لڑنے میں ان کے محتاج ہیں۔

۱۔ تقویۃ الایمان ص ۷

یہ عبارت ساتھ نقل کر دی جاتی تو مولانا اسماعیل شہید کا عقیدہ صحیح طور پر لوگوں کے سامنے آ جاتا۔ گاؤں کے چودھری صرف اپنے اپنے علاقے کے سردار ہوتے ہیں۔ پیغمبر نبی رہنمائی کے علاوہ اپنی اپنی امت کے نبوی امور میں بھی سربراہ اور سرشار تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو مولانا اسماعیل شہید کے عقیدے میں سارے جہان کے سردار تھے۔

۲۳۔ علامہ نے دیوبند کی عبارات کے عنوان سے مندرجہ ذیل عبارت پیش کرنا دھوکا اور فریب کا مصداق کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان کا فرد مرتد اور ابو جہل کی طرح مشرک ہیں۔

یہ لفظ کشیدہ عبارت مولانا اسماعیل شہید کی کتاب تقویۃ الایمان میں کہیں نہیں۔ بریلویوں نے یہاں کرمیات کی انتہا کر دی ہے۔ اگلی پیش کردہ عبارت میں بھی یہ کہیں نہیں کہ مصداق کرام کے بارے میں یہ لفظ لکھا جا رہا ہے۔

۲۴۔ بریلوی معترض کا تقویۃ الایمان کے خلاف سرمایہ ختم ہوتا نظر آ رہا ہے۔ یہ اعتراض اس کے اعتراض ہے یا چالیس نمبر پر سے کرنے میں ایک عدد کا اضافہ ہے، اور اس اعتراض کی کوئی حقیقت نہیں جو کام خدائی صفات سے وابستہ ہیں ان کے سر انجام دینے کی طاقت اس نے کسی کو نہیں دی۔ یہ لوگ کہ خدا کے تحت خدائی کاموں میں شریک بتلانا ہرگز درست نہیں۔

۲۵۔ روافض کے متعلق مولوی احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ ہے کہ وہ کافر و مرتد ہیں۔ اب ان کے ساتھ تلبیس پیدا کرنا اور ان کے خاص مذہبی اعمال میں ان کی ہمنوائی کرنا احرام نہیں تو کون سا اسلام ہے ان لوگوں کے وہ اعمال و رسوم جو فرقہ دارانہ شعار کے طور پر قائم ہیں اور بعض سنی انہیں اپنا کر اپنے عوام کو گمراہی کے قریب کر دیتے ہیں تو اگر مصلحت ان سے کلی اجتناب لازم قرار دیا جائے تو معلوم نہیں اس میں بریلویوں کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

۲۶۔ کسی نیک عمل کو کسی ایسے وقت یا عدد سے خاص کر لینا جو شریعت نے نہیں کیا ہرگز درست نہیں تھا۔ یہ شریعت کا حق ہے کہ کسی عمل کو کسی وقت سے خاص کرے۔ اب کوئی شخص کوئی

عمل وقت کی تخصیص سے عمل میں لائے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت اور اشدین کے طریقے میں نہیں ملتا تو اگر اسے ندرست دیکیں تو کیا فرض اور واجب کہیں؟ اہل سنت تو یہی لوگ ہو سکتے ہیں جن کا ہر دینی کام صحابہ کرام کے طریق سے سند رکھتا ہو۔ شریعت نے جس کام کو کسی وقت اور طریقے سے خاص نہیں کیا عام رکھا ہے۔ اسے کسی خاص وقت سے مخصوص کر دینا اور کسی خاص اہل میں عمل میں لانا اگر شریعت میں اضافہ کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

۲۷۔ عرس ہی کیا جس میں صرف قرآن مجید پڑھا جاتا ہو۔ قرآن شریف پڑھنے کو تلاوت یا قرأت کہتے ہیں عرس نہیں کہتے۔ عرس انہیں اعمال کے مجموعے کا نام ہے جو کچھ کل عرسوں میں جھٹتے ہیں۔ یہ عرس ہر قسم کی بدعات پر مشتمل ہوتے اور اہل حق جیٹھان سے پھٹے آتے ہیں۔

وقت کی پابندی جو شریعت نے نہیں لگائی ذکر میلاد کے لیے ۱۲ ربیع الاول کی تخصیص اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے ایصالِ ثواب کے لیے گیارہ ماہ قمری کی تخصیص یہ وہ امور ہیں جن کی اصل ہم شریعت میں نہیں پاتے۔ قنادی رشتہ یہ میں اگر اسے نادرست ٹھہرایا ہے تو اس سے کئی آیت یا حدیث کا خلاف نہیں ہوا۔

۲۸۔ ایصالِ ثواب کے لیے کھانے کو سامنے رکھ کر قرآن پڑھنا اور دونوں عملوں کو جوڑ کر ان کا ایصالِ ثواب کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں فقہاء اشدین نے ایسا کیا اور صحابہؓ اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ سائیکس کو کھانا کھلانے سے پہلے صدقہ و خیرات کا عمل وجود میں ہی نہیں آتا کہ اس کا ایصالِ ثواب عمل میں لایا جائے اور اس کے لیے دعا کی جاتے۔ جب صدقہ و خیرات عمل میں آجائے تو پھر اس کا ایصالِ ثواب ہو سکتا ہے اس کے بغیر یہ عمل سامانِ دعوت تو ہو سکتا ہے ایصالِ ثواب نہیں۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے اس پر اگر یہ لکھ دیا کہ ایسا ذکر ناجائز ہے تو اس میں کیا غلطی کی جو عمل حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بھی کبھی نہ کیا ہو اسے ان کے نام پر کرنا ایک فلاح نہیں تو اور کیا ہے؟ مولوی احمد رضا خاں صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ فاتحہ کے وقت کھانے کا سامنے ہونا

ایسا بات ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

”وقت فاتحہ کھانے کے قاری کے پیش نظر ہونا اگرچہ یہ بات ہے مگر اس کے سبب سے وصولِ ثواب یا جوازِ فاتحہ میں کچھ خلل نہیں ہے۔“

لکھتے ہیں:

”اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔“

پھر بھی رہتے ہیں کہ ایصالِ ثواب کے کھانے کے گرد بیڑی مولوی باوجود محتاج اور مسکین نہ ہونے کے اس طرح بھڑکا کر بیٹھتے ہیں کہ بغیر کھانا نہ کھانے کے اٹھتے ہی ہیں۔ حالانکہ ایصالِ ثواب کا یہ کھانا مولوی احمد رضا خاں صاحب کے فتوے کی دوسری بھی ناجائز تھا۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:

”اس پر کہ تقسیم کیا جائے محتاجوں کو دیا جائے کہ یہ بھی ثواب کی بات ہے۔ غنی لوگ اس سے نہیں۔“

لکھتے ہیں:

”کھانا صرف فقرار کے لیے ہے۔ عام دعوت کے طور پر جو کر لے ہیں یہ غلطی نہ کھاتے ہیں۔“

پھر لکھتے ہیں کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے یہ عمل کیا جائے تو زیادہ ثواب ہے اور لکھتے ہیں کہ اور بھی لائقِ خدمت ہے۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب بھی لکھتے ہیں:

”ایک جہت ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور دوسرے دن پہنچتا ہے اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چٹنوں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔“

مولانا احمد رضا خاں صاحب نے بریل۔ نئے ایڈیشن میں بریلوں نے یہ بحث نکال دی ہے۔ (وفاداری و توحید جلد ۱ ص ۱۵۳) ۱۵۳۔ احکام شریعت ص ۱۵۳ ۱۵۴۔ الحجۃ الفاتحہ ص ۱۳۔

بریلوی مولوی ایصال ثواب کا کھانا محمد نہ کھاؤں تو آج بھی بہت سے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔

(۲۹) حضرت پیران پیر کو ایصال ثواب کرنے پر اعتراض نہیں۔ تاریخ کی بلود چر پابندی اور شرکیہ عقیدہ کہ اگر گیارہویں دن دیں گے تو پیران پر پھینس کا دودھ روک دیں گے یہ شرکیہ عقائد بے شک لائق اعتراض ہیں۔ جن عوام کو ان دعوات میں بڑھ چکا گیا ہو اور وہ اسے فرض سے بھی زیادہ فرض سمجھیں تو ان کی اصلاح سوائے اس کے ممکن نہیں کہ انہیں گیس اس سے روکا جائے۔ یہ ایصال ثواب آخر فرض تو نہیں۔ کہ اس کے لیے اسلام کے بنیادی عقائد تک کو خطرے میں ڈال دیا جائے۔

حضرت پیران پیر کو آپ بیشک ایصال ثواب کریں یہ نیکی ہے اور اس میں اجر اور ثواب ہے۔ لیکن شرکیہ عقیدے، تاریخ کی غلط پابندی اور یہ کہ غریبوں، مسکینوں اور یتیموں کا حق مولوی صاحب کھا جائے ان امور سے بچنا ضروری ہے۔ جو کھانا ایصال ثواب کے لیے کھانا ہو وہ صرف فقراء و مساکین کو کھلانا چاہیے۔ وہ مولوی اور امام جو اپنی مالی حیثیت میں مستحق صدقات نہیں انہیں نہ کھلانا چاہیے۔

۳۰۔ ہندو غیر مسلم ہیں حلال و حرام کے احکام صرف مسلمانوں کے لیے ہیں۔ کوئی غیر مسلم مردار گوشت کھائے تو یہ نہیں کہتے کہ حرام کھا رہا ہے۔ اس طرح سوکا پلید اس غیر مسلم کا اپنا مال ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہے وہی اس کا مالک ہے۔ ہندو اپنے پیسے سے اگر کہیں رفاہ عام کی کوئی چیز بنائے جس سے سب وار و صاف فائدہ اٹھا سکیں تو اس سے منافعت کی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں جن کے ہاں اس کی منافعت ہو انہیں چاہیے کہ اس پر دلیل لائیں۔ اعتراض برائے اعتراض کا کچھ مطلب نہیں۔

۳۱۔ ہندوؤں کے متوار ہوئی دیوالی کی پدیدیاں اور کھانا اگر ناپاک نہ ہو تو اس میں کیا اعتراض ہے؟ فتاویٰ رشیدیہ میں جائز لکھا ہے تو مولوی احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے ص ۱۵۳

عرض: کافر جو ہوئی دیوالی میں مشعل وغیرہ بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: اس روز نہ لے ہاں اگر دوسرے روز دے تو لے لے لے

۳۲۔ چر ہٹے چلو کے گھر کی روٹی میں عرج نہیں اگر پاک ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

معلوم نہیں اس میں اعتراض کا کونسا پہلو ہے۔ مولوی احمد رضا خان صاحب کے ہاں تو طوائف کے ہاں کی شیرینی بھی جائز تھی۔

مسئلہ: طوائف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے اس کے پاس میلاد شریف پڑھنا اور اس کی اسی حرام آمدنی کی سنگائی ہوئی شیرینی پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: اس مال کی شیرینی پڑھنا حرام ہے مگر جب کہ اس کے مال بدل کر مجلس کی ہوا اور رنگ جب کوئی کاذب خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اور اس کے لیے کسی شہادت کی حاجت نہیں..... مذہب مفتی ہر پہلو شیرینی حرام نہ ہو گی۔

۳۳۔ کو کھانا ثواب ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

کو سے کی کئی قسمیں ہیں۔ غراب، زرج، غراب، حقیق، غراب، آبق۔ پہلی قسم کے نزدیک حلال ہے۔ دوسری مختلف قید اور تیسری قسم لقمہ تک کے سوا سب کے ہاں حرام ہے۔ بریلوی متعرض کو چاہتے تھا کہ ہر قسم کی مخصوص شکل و صورت واضح کرنا بتا کر وہ کو اکس کس علت سے میں پایا جاتا ہے اور پھر بیان کرنا کہ حضرت مولانا رشید احمد نے کس کو سے کو حلال لکھا ہے۔

اس کے علاوہ امام ابو حنیفہ کا فتویٰ بھی سامنے رہنا چاہیے تھا۔ عن ابی حنیفہ: "انہ لا یأکل باکله فیہو المصحیح علی قیاس الذی حاجتہ فانہ لا یأکل باکله"۔

یہ کو لمی قسم ہے جو امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال ہے۔ متعرض اگر ان باتوں میں سے کوئی بات کہتا ہے اور اس پر دلیل پیش کرتا تو ہم بھی جواب میں وضاحت کرتے۔ مزید تفصیلی مطلوب ہو تو اس کے متعلق ساتھ سے زائد علماء کرام کے فتاویٰ رسالہ فصل الخطاب فی تحقیق مسئلۃ الغراب میں ملاحظہ فرمائیے۔ یہ

رسالہ ۶۔ بنی شاداب کا کوئی حیدر نظامی روڈ لاہور سے مل سکتا ہے۔

۳۳۔ مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی نے مرثیہ لکھا اس میں گنگوچی کو بانی اسلام کا ثانی کہا۔

یہ صحیح ہے کہ بانی اسلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا فصل ثانی اور جانشین حضرت ابوبکر صدیق تھے، لیکن میاں حضرت گنگوچی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا فصل ثانی نہیں کیا گیا۔ مطلق ثانی کہا ہے اور ثانی اردو میں ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں جو پہلے کے نقش پا پر ہو یا اسے دیکھ کر پہلے کی یاد تازہ ہوتی ہو۔ غالب کتاب سے

دی مر سے بھائی کو حق نے از سر نو زندگی میرزا یوسف سے غالب کا ثانی مجھے

ثانی سے مراد مرتبہ میں دوسرا ہونا ضروری نہیں پیرا اور نقش قدم پر آنے والا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ابوبکر کو کہا تھا۔ تیرا گمان ان دونوں کے بارے میں کیا ہے جی کا تیسرا خدا ہو۔ اب ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کو مرتبہ میں تیسرا نہیں کہا جاسکتا۔ مطلق شہاد کرنے میں آپ اسے تیسرا کہہ سکتے ہیں۔

ویسے تو کل علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث اور ثانی ہیں، لیکن حضرت مولانا رشید گنگوچی ان معنوں میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تھے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی غلط خبر مشہور ہونے پر مشرکین احد کے دن "اعل جہل" کہہ رہے تھے۔ حضرت گنگوچی کی وفات پر بھی مشرکین اسی طرح شادوں و طربانک تھے۔

بریلوی معترض یہ سمجھتا ہو کہ یہ تمام صرف صدیق اکبر کا ہے اور کسی کو اس مقام پر فائز نہیں مانا جاسکتا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ نورانی میاں کے والد مولوی عبدالعظیم صدیقی نے مولوی احمد رضا خاں صاحب کو کہا تھا۔

جیسا ہے شانِ صدیقی تھا صدیق و شگفتے کہوں کہ زکوة اتقی جب کہ خیر الایثار تم ہو۔

سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۳۹

کیا یہ مولوی صاحب کو حضرت صدیق اکبر سے ملنے کی بے جا جرات نہیں ہے؟

۳۵۔ اعتراض ۱۔ شیخ المذنب نے کہا تھا کہ مولانا رشید احمد گنگوچی کے کالے کالے غلام تھے

حاجزیت میں حضرت یوسف کے جانشین ہیں

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسا کہتے ہیں عبید سودا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

بریلوی معترض کے نزدیک اس شعر حضرت یوسف کی شان میں بے ادبی ہے۔

جواب ۱۔ حضرت یوسف کا جانشین کہنے سے حضرت یوسف کی بے ادبی نہیں ہوتی لیکن اگر

کسی بزرگ یا ولی کو حضرت یوسف سے بڑھ کر مانا جائے تو اس میں بے شک حضرت یوسف کی بے ادبی ہے۔ جو ولی کو نبی پر مطلقاً فضیلت دے وہ زندقہ ہے۔ مولوی احمد رضا خاں نے حضرت پر صاحب کے بارے میں کہا تھا۔

روئے یوسف سے فزوں کر جس دے شاہ پشنت آئندہ ہوا تبار و دے آئندہ

حضرت شاہ صاحب حضرت یوسف سے بھی حق میں بڑھ گئے ان میں اور ان میں اتنا فرق ہے جتنا

آئینہ کی پشت اور آئینے کے چہرے میں ہوتا ہے۔ پشت آئینہ اس کے چہرے کی پابری کب کر سکتی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام صرف پشت آئینہ کے درجے میں تھے اور میرے پر صاحب آئینہ کے چہرے کی طرح روشن ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں کا یہ شعر یقیناً حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں بے ادبی ہے۔

۳۶۔ گنگوچی صاحب کو حضرت علی علیہ السلام سے بھی بڑھا دیا۔ (معاذ اللہ)

مردوں کو زندہ کیا زندہ کو مرے نہ دیا اس سیحانی کو دیکھیں ذری ابن مسریم

یہاں حیات و موت سے مراد ہدایت و گمراہی اور ترقی و پستی ہے۔ ہدایت ہاجانا حقیقی زندگی

ہے اور گمراہ ہونا روحانی موت ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کا احیاء موتی کا مجروحہ مردہ بدنوں میں زندگی کا

لوٹ آنا تھا۔ یہاں ان دونوں تقابل نہیں۔ ایک طرف ایک اسی اور ایک طرف ایک نبی ان میں مقابلہ کیسے؟ یہ

اسی طرح ہے جس طرح مولوی احمد رضا خاں کے بارے میں ان کے ایک معتقد نے کہا تھا

شفا بخار پاسے میں طیفین حضرت عیسیٰ ہے زندہ کہ ہمارے خاتم احمد رضا خاں

حضرت مولانا گنگوہی کی یہ شان کہ روحانی مرد سے زندہ ہو رہے تھے گمراہ ہدایت پا رہے تھے، اپنی ذات سے قائم نہ تھے کیونکہ یہ نسبت محمدی کا فیض تھا جو مولانا گنگوہی میں جھلک رہا تھا۔ جس کو نسبت سے حضور کے غلاموں کو وہ شان سبحانی حاصل ہوئی کہ حضرت عیسیٰ بھی اسے دیکھیں تو منظور فرما دیں کہ واقعی یہ بھی مردوں کو زندہ کرنا ہے۔ کسی کے طبی کمال پر یہ کہا جائے کہ جالینوس بھی اسے دیکھے تو ان سے اس سے مراد جالینوس کی توہین نہیں جالینوس سے سند منظور ہی پانا ہے۔

پس حضرت شیخ ابند کے اس شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے ادبی کا کوئی پہلو نہیں ہاں دوسرے شعر میں یہ فرق نمایاں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں تو صرف بیماروں کا شفا پانا ذکر کیا اور احمد رضا خاں کے ذکر میں مردوں کو زندہ کرنے کی شان بتائی ہے۔ یہاں حضرت عیسیٰ سے سند منظوری لینے کی بات نہیں چل سکتی۔ کیونکہ مردوں کو زندہ کرنے کی تصدیق بیماروں کو تندرست کرنے والوں سے نہیں لی جاتی اس میں بے ادبی کا پہلو نمایاں ہے۔ بریلوی بے ادبی خود کرتے ہیں اور بے ادبی کا الزام دوسروں کو دیتے ہیں۔

حضرت گنگوہی کی نگرہ فضیلت اپنی نہیں بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا ایک پرتو تھا۔ اس کی فضیلت یہی ہے کہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہو جائے ہو اسے شہ کا مصاحب چکر ہے اترانا و گرنہ شہر میں غائب کی آبرو کیا ہے

۳۷۔ صاحب کی بے ادبی کا الزام

صاحب کرام کو کل غلاموں اور اولیاء کرام اور مجتہدین عظام پر کی فضیلت ہے۔ یہ برحق ہے کوئی شخص ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، لیکن بعض بزرگوں کو بعض امور میں بعض صحابہ پر کسی بات میں جندی

فضیلت حاصل ہو جائے کہ یہ بات شرع کے خلاف نہیں اس جزوی فضیلت کا ثبوت اسی حدیث میں موجود ہے جو شرط مستقیم کی بحث میں بیان پیش کی گئی ہے اسے دیکھ لیتے۔

بریلوی حیانت :

یہ مغلطہ مذکورہ میں اس بحث پر بریلویوں نے یہ عنوان چڑھایا ہے۔

تبلیغ دین اور نشرِ ایت کرنے والوں کو بعض صحابہ کرام پر فضیلت دینے دی۔

یہ کس قدر اشتغال انگیز جھوٹ ہے۔ یہاں بعض بزرگوں کو بعض صحابہ پر مطلق فضیلت دینے کا دعویٰ کیا گیا ہے جو بالکل غلط ہے۔ غیر صحابی کو صحابی پر کی فضیلت کبھی نہیں ہو سکتی یہاں صرف جزوی فضیلت کا بیان تھا اور اس کی تائید عبارت زیر بحث کے آخری الفاظ میں بھی موجود ہے۔

تو بزرگوں پر بھی صحابہ کی تعظیم واجب ہے۔ (شرط مستقیم ص ۶۸)

تعظیم چھوٹوں پر بڑوں کی لازم ہوتی ہے۔ جن کو اللہ نے بڑی ہی اس کی تعظیم واجب ہو گئی۔ پس صحابہ چار سے بڑے ہیں اور کوئی بڑے سے بڑا دل اور نام بھی ان پر مطلق فضیلت نہیں پاسکتا اور یہی عقیدہ مولانا اسماعیل شہید کا تھا۔

۳۸۔ حضرت سید صاحب کو خواب میں حضرت علی مرتضیٰ کے غسل دینے کا واقعہ۔

(۱) خواب کے واقعہ کو اپنی عبارت میں خواب کے ذکر کے بغیر پیش کیا بریلوی حیانت کی انتہا ہے۔

(۲) باقی دوسرے واقعے کو غسل دینے کا جیسا کہ سید کے غسل میں یا بیمار و معذور کے غسل میں

ہوتا ہے تو ستر پر دینے میں ہوتا ہے غسل دینے والا اسے نہیں دیکھتا، بریلوی

مترض کا سید صاحب کے بارے میں لکھنا یہ بھی ننگا ہو گا۔ کہ قدر بے حیائی کی سوچ ہے۔

(۳) پھر یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت سید صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ الزہرا کی اولاد میں سے

ہے مترض کی حیثیت کا پتہ ہوتا ہے۔ اگر باپ نے غسل دیا تو ان کے پاس سے ہونا ہے تو اس میں اعتراض

کی کیا بات تھی۔

۱۴۱) بریلوی معترض کا اپنی طرف سے یہ بات گھڑنا کہ پھر اس نسخے کو حضرت نبی بی فاطمہ الزہرا سے اپنے ہاتھوں سے پکڑے پھانٹے بریلویوں کی بے حیائی کی انتہا ہے۔

کوئی شخص کسی بالغ کو خواب میں غسل دے تو ضروری نہیں کہ خواب میں بھی وہ بالغ کی صورت میں ہی ہو۔ بہت ممکن ہے کہ وہ نابالغ بچے کی صورت میں اپنے باپ کے سامنے ہو یہ تصور کہ بالکل ہنگام ہو گا اور ماں نے جب پکڑے پھانٹے تو اس وقت بھی اس پر پردے کی چادر نہ ہوگی وہ ضرور نکلا ہی ہو گا۔ بریلوی معترض کے غیث باطنی کا پتہ دے رہے ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ہر دو حالتوں میں بیٹے کے سر پر کپڑا ہو یا عالم مثال میں وہ ایک نابالغ بچے کی صورت میں ہو۔ اپنی طرف سے بے حیائی کے مفروضے گھڑنا اور حضرت فاطمہ الزہرا کا نام نامی ذکر کر کے اس واقعہ کو نشاد تضحیک بنانا حضرت سیدہ کی شان میں کھانسی ہے۔ بریلوی معترض کو یہ بھی پتہ نہیں کہ سلسلہ نبوت ختم ہونے کے باوجود کمالائت بذات ختم نہیں ہو سکے۔ وہ حضور کی نبوت کے مرکز سے اس بات کے اولیاء کبار پر کئی دفعہ جلوہ ریز ہوئے ہیں۔

معترض کہتا ہے:

اس غسل سے اس مولوی میں کمالائت طریق نبوت جلد گر ہو گئے یعنی ایک طرح سے یہ نبی بن گئے۔ معترض کا یہ کہنا اس کی جہالت کا پتہ دیتا ہے۔ اسے یہ پتہ نہیں کہ کمالائت کا ملنا اور بات ہے اور نبی بن جانا اور بات ہے۔

۳۹- ہر بیچ الاول کو حضور کا میلاد (ولادت) قرار دینا۔

جو جابل ہر بیچ الاول کو کہیں کہیں آج حضور پیدا ہوئے اور یہ بات ضامین کہ آج حضور کا میلاد (ولادت) نہیں صرف ذکر میلاد ہے۔ میلاد (ولادت) آپ کا صرف ایک ہی دفعہ ہوا تھا تین کا یہ اختراع ہندوؤں کے اس عقیدے سے ملتا ہے کہ انسانوں کی اس دنیا میں آمد بار بار ہوتی ہے۔ (معاذ اللہ) ہندوؤں کا کرشن کہنا جسے بار سے میں عقیدہ ہے کہ اس کی پیدائش بار بار ہوتی رہی ہے۔ اب جو جابل مسلمان حضور کے بار سے میں بھی عقیدہ رکھیں کہ وہ ہر بیچ الاول کو پیدا ہوئے ہیں گو ہمیں نظر نہیں

آتے لیکن آپ ہر ۱۲ بیچ الاول کو تشریف ضرور لاتے ہیں اور پھر ہر جگہ حاضر و ناظر ہو جاتے ہیں۔ ایسے جابل عقیدہ نگار و ولادت میں کیوں ہندوؤں کے قریب سمجھے نہ جائیں گے؟

حضرت مولانا گنگوہیؒ نے اسی عقیدہ باطلہ کی تردید میں یہ الفاظ لکھے ہیں جنہیں معترض نے اچھا لایا ہے۔

آپ ہر روز کوئی ولادت کر ہوتی ہے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔

اس عبارت میں وجہ تشبیہ عقیدہ نگار ولادت ہے یہ ہرگز نہیں کہ حضور کی ولادت کا ذکر (معاذ اللہ) معاذ اللہ ہے۔ ذکر ولادت کے بارے میں حضرت گنگوہیؒ خود فرماتے ہیں۔

نفس ذکر ولادت کا کوئی منع نہیں کرتا ہے

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

نفس ذکر ولادت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مستحب ہے مگر بہ سبب الفہام ان تیس کے یہ مجلس ممنوع ہو گئی ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری لکھتے ہیں:

وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی علاقت ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت تشریف ہو یا آپ کی نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو۔

ان عبارات سے پتہ چلتا ہے کہ علماء دیوبند کے نزدیک میلاد ہرگز ناجائز نہیں ہندوؤں کی طرح نگار و ولادت کا عقیدہ بے شک بڑا ہے۔

نماز میں سب مسلمان نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام اور دو شریعت پڑھتے ہیں یعنی نماز میں سلام اور دو بیٹے پڑھتے ہیں اور شیعوں کی نماز میں سلام اور دو کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے۔ "شیعہ نماز" چھپ چھپ کر نام ملتی ہے جو چاہے دیکھ لے ان کے ہاں سلام کھڑے ہو کر ہے اور شیعوں کے ہاں یہ بیٹے کر پڑھتے ہیں۔

علماء دیوبند کے اہل سنت والجماعت میں اس لیے وہ بیٹے کر دو سلام پڑھتے ہیں۔ دیوبندیوں پر روز ساٹھ ہزار سے زیادہ دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو دفعہ شریف پڑھا جاتا ہے۔

شیعہ مذہب کی بنیاد مخالفت صحابہ پر ہے اور صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیام تعلیم دے کر گئے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے کہہ سکتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف) شیعوں نے صحابہ کی مخالفت میں کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کی راہ نکالی۔ جب حضور کے سامنے قیام تعلیم ناجائز تھا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کیسے جائز ہو گیا؟ بیٹے کر دو سلام پڑھنا اگر نماز میں گستاخی اور سب سے ابوبی نہیں تو نماز کے باہر بیٹے کر دو سلام پڑھنا کیسے ہے ابوبی اور گستاخی ہو گیا؟ کچھ تو سوچیں اور غور کریں۔

بریلوی نصرت خواں کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں تو مجرم مجرم کہتے ہیں۔ عجیب کی جانتے مجلس سے جو پہلے ادب ہو جاہل یہ بھی نہیں جانتے کہ کھڑے ہونے کی حالت کو مجلس نہیں کہتے شیعوں کے مذہبی اجتماع کو مجلس کہا جاتا ہے۔ بریلوی مجلس میں مذکورہ مفسر شیعی نجاس سے آیا معلوم ہوتا ہے۔ نماز کی تین حالتیں (۱) دست بستہ قیام (۲) رکوع (۳) سجود صرف اللہ رب العزت کے لیے ہونی چاہئیں۔ اللہ کے سوا کسی کے لیے یہ تعظیم عمل میں نہ لانی چاہیے۔ جاہل سنی اگر شیعوں کے طریقے کو اپنائیں اور عبارت کی یہ تین شکلیں صرف اللہ رب العزت کے لیے ہی عمل میں لائیں اور بیٹے کر دو سے ذوق و شوق سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام و دو پڑھا کریں تو کتنی اچھی بات ہو اور یہی طریقہ

بہیں نماز میں بھی تعلیم دیا گیا ہے۔

بعض بریلوی کہتے ہیں کہ اگر ہم کھڑے ہو کر سلام نہ پڑھیں تو ہم مولانا احمد رضا خاں کے دین و دنیا سے نکل جائیں گے اور امامت سے جس اپنے دین و مذہب پر چلنے کا حکم دیا ہے۔ یہ ان کا اندیشہ صیح نہیں۔ مولانا احمد رضا خاں کے مشہور نصرت خواں خلیل الدین حسن جوان کے مدرسے میں نیتیں پڑھتے تھے لکھتے ہیں: "بیٹے بیٹے پڑھو درود و سلام" پس ہم سب کو چاہیے کہ شیعوں کے طریقہ پر کھڑے ہو کر سلام پڑھنے سے پرہیز کریں اور سنی طریقہ پر بیٹے کر دو سلام پڑھا کریں۔

اس نئے طریقہ سلام میں بریلوی ایک اور غلط بات شامل کر رہے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جہاں یہ قیام مولوی کیا جاتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریف سے آتے ہیں۔

بریلویوں کا یہ عقیدہ ان کے عام عقیدہ حاضر ناظر کے خلاف ہے۔ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ حضور ہر وقت ہر جگہ حاضر ناظر ہیں اور دوسری طرف وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ محفل میں آتے ہیں۔ اب آپ ہی سوچیں کہ ان کے ہاں کوئی بات صحیح ہے۔

مولوی احمد رضا خاں کے بزرگوں میں مولوی عبدالصمد راسپوری بھی تھے۔ آپ نے حضور کے

ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کی یوں نفی فرمائی:

اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجاس نہ رہی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے ہیں۔

مولوی ویدار علی صاحب الہدی اس سے بھی زیادہ صراحت کے ساتھ لکھتے ہیں:

نہض حاضر ناظر سے اگر حضور و نظور بالذات مثل حضور و نظور و باری تعالیٰ ہر

وقت و نقطہ مراد ہے تو یہ عقیدہ محض غلط و مفضی الی الشرک ہے۔ الا اہل اسلام

میں یہ عقیدہ کسی جاہل اجمل کا بھی نہ ہو گا۔

لے نذر الروح ص ۹۵ لے انوار سالہ ص ۵۵ لے رسول الکلام فی بیان الولد والقیام ص ۱۰۵

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں :

اس وقت خاص میں قات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو بسبب کثرت

درود و سلام حاضر یا ناظر سمجھتے ہیں نزدیک اوقات میں ۔

صفحہ ۱۰۶

یہ عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام کے وقت حاضر ناظر ہو جاتے ہیں ۔ اس

حدیث کے واضح طور پر خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین میں سیاحت کرتے ہیں اور وہ

درود شریف پڑھنے والے کا درود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ۔

پس اس نیت کے ساتھ کہ حضور اس طرح سلام پڑھنے کے وقت محفل میں آئیں

سے آتے ہیں ۔ اس طریقے سے سلام پڑھنا اور بھی جاہل اعتراض ٹھہرتا ہے ۔

دس ہزار روپے کا انعامی چیلنج

ہر پلوئی لوگ ۱۱ کھڑے ہو کر ۱۲ اجتماعی شکل میں دائرہ بنا کر ۱۳ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

تصویر بانڈھ کر مسجدوں میں سلام پڑھتے ہیں سلام پڑھنے کا یہ طریقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ

میں ہرگز رائج نہ تھا ۔ عموماً پڑھنے کے بعد کبھی اس طرح سلام نہ پڑھاتھا ۔

بزرگوں میں سے اس وقت ہم صرف چار نام پیش کرتے ہیں ۔ ۱۱ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ ،

۱۲ پیران پیر حضرت سید شیعہ عبدالقادر جیلانیؒ ، ۱۳ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ ، ۱۴ اورنگزیب

عالمگیرؒ ان حضرات نے کبھی اس طرح حضور پر صلوٰۃ و سلام پڑھا ہو تو صحیح حوالہ پیش کر سکیں ورنہ

دس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا ۔

اگر کوئی جناب مستبر حوالہ صنف و سطر کی قید سے لکھ بھیجیں اور اس میں کھڑے ہو کر اجتماعی طور پر سلام

پڑھنے کی تصریح ہو تو ہم ان کے منون ہوں گے اور دس ہزار روپے کا چیک بھی ان کی خدمت

میں ارسال کر دیں گے ۔

محمد اعظم رضا اللہ عنہ

عصری تقاضے پر دیگر گرفتار قدر دینی تالیفات !

- ۱۔ نماز کا مقام توحید ۔ سائز 18×22 صفحات ۶۴
اس میں مولانا اذہبیل شہید کی طرف منسوب ایک عبارت کی وضاحت کی گئی ہے
- ۲۔ شاہ اذہبیل شہید ۔ سائز 18×22 صفحات ۱۰۴
اس میں حضرت شہید کی زندگی عقائد اور مسلک پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے
- ۳۔ عالم الغیب ۔ سائز 18×22 صفحات ۶۴
اس میں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ایک عبارت کی وضاحت کی گئی ہے ۔
- ۴۔ تقدیس حسین ۔ سائز 20×30
اس میں بریلویوں کی مرکز اسلام کے خلاف اعتقادی بغاوت کا دلسوز تذکرہ ہے ۔
- ۵۔ علم جنات و ملئکۃ ۔ سائز 18×22
اس میں حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری کی ایک عبارت کی وضاحت کی گئی ہے
- ۶۔ آثار النبیؐ علیہ السلام ۔ سائز 18×22 صفحات تقریباً ۳۰۰
قرآن کے موضوع پر علامہ لدھیانوی کے تفسیر کا مجموعہ
- ۷۔ پڑھنا جائز یا ناجائز ۔ سائز 18×22
بریلوی کی تیز زبانی کے خلاف قوم کی عدالت میں ایک استغاثہ ۔
- ۸۔ بریلویوں کا چالیسواں ۔ سائز 18×22
ڈوبن ساؤتھ افریقہ میں بریلویوں کے چالیس اعتراضات کے جوابات ۔